تذکرہ
مشائخ عظام

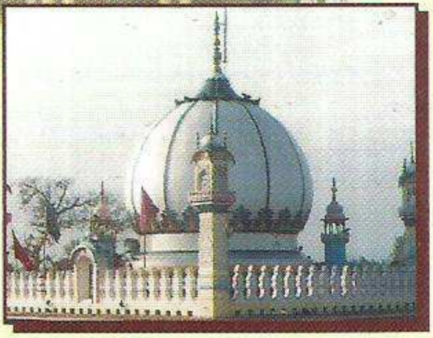

Printed by: UZMA SCREEN Vns. #9369138837

تذکرہ

مشائخ عظام

حسب ارشاد

خواجہ محمد صباحت حسن شاہ فصاحتی

سجادہ نشین درگاہِ اقدس دادا میاں (لکھنؤ)

ودرگاہ عنایتی راحتی فصاحتی، بھینسوڑی شریف، ضلع رام پور (یو.پی.)

تالیف

شیخ العلوم مولانا مفتی ابوالمحمود محمد صاحب مظہری فصاحتی

بنارس

پیش لفظ

پیش نگاہ کتاب ''تذکرہ مشائخ عظام'' کے فی الحال رسم الخط دو ہیں:

(۱) اردو رائٹنگ (۲) ہندی رائٹنگ

ہندی رسم الخط میں پڑھنے والے کو یہی محسوس ہوگا کہ میں اردو کتاب پڑھ رہا ہوں، سیرت اردو ہے، مگر صورت ہندی ہے۔ رائٹنگ بدلی ہے مگر زبان وہی ہے، شکل اور ہے مگر لفظ و معنی وہی ہے۔ ساغر نیا ہے مگر لذت وہی ہے، تاکہ اردو والے بھی رہیں مگن اور ہندی والے بھی رہیں خوش۔

آج میری اتھاہ خوشیوں کی کوئی حد نہیں کہ میں اپنی اس تالیف کو اپنے پیر و مرشد حضور آقائے نعمت، سند الاولیاء خواجہ الحاج محمد فصاحت حسن شاہ قدس سرہٗ کی بارگاہ میں نذر کر کے اپنی بہت بڑی خوش نصیبی باور کر رہا ہوں۔ دعا ہے کہ الہ العالمین بطفیل خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کتاب کو اور تمام کتابوں کو مفید، مقبول، ذخیرۂ آخرت، وسیلۂ مغفرت بنا دے۔ آمین!

بجاہ حبیبہٖ علیہ التحیۃ والتسلیم۔

خاکپائے مرشد

ابوالمحمود محمد مظہری فصاحتی

بنارس

۲۳؍ رمضان المبارک ۱۴۳۱ھ

مطابق ۳؍ ستمبر ۲۰۱۰ء بروز جمعہ مبارکہ

روضہ حضور قطب العارفین خواجہ محمد نبی رضا شاہ رضی اللہ عنہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضور قطب العارفین خواجہ محمد نبی رضا شاہ رضی اللہ عنہ

نام، نسب، عرفیت: نام اقدس ''نبی رضا''، ''محمد'' یہ نام پاک صرف حصول برکت کے لیے ہے، جس کا ترجمہ یہ ہے ''نبی کریم ﷺ کی خوشنودی چاہنے والے'' رضائے نبوی ہی مسلم کی اصلی معراج ہے، یہی مومن کا مطلوب و مقصود ہے، یہی وہ بے مثال دولت ہے جس کے توسل سے رضاء الٰہی، عرفان ربانی کی لافانی نعمت نصیب ہوتی ہے۔ جو پورے ایمان واسلام کا حاصل ہے۔ والد بزرگوار کا نام گرامی (مولانا) حسن رضا ہے علیہ ارحمۃ والرضوان م ۱۳۰۴ھ یہ خانوادۂ عالی سلیم انسب، پاک حسب نسلاً افغانی ہے۔ آپ کی زندۂ جاوید عرفیت ''دادا میاں'' ہے۔ آپ کی ولادت سراپا نعمت ۲۵ ربیع الاول شریف ۱۲۸۴ھ مطابق ۱۸۶۷ء بروز دوشنبہ بھینسوڑی شریف ضلع رام پور (یو پی) میں ایسے بابرکت گھرانہ میں ہوئی ہے جو شروع ہی سے آج تک حسب، نسب، کرامت، شرافت میں قد و قامت میں حسن و جمال میں گوہر نایاب اور یکتائے زمانہ ہے۔ جسمانی قوت کا یہ عالم ہے کہ ہر پہلوان آپ کی طاقت کے سامنے زیر ہے۔ سچ ہے کہ آپ حضور سیدنا مولیٰ المسلمین شیر خدا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی اسد اللہی، قوت یزدانی کے پرتو جمیل ہیں۔ اسی خوبی کی بنیاد پر آپ کے پیر و مرشد حضور سیدنا فخر العارفین مولانا سید شاہ خواجہ عبدالحیٔ چاٹگامی رضی اللہ عنہ نے آپ کو ''اسدِ جہانگیری'' کا ایسا بلند مقام عطا فرما دیا کہ اسد جہانگیری ''جہاں گیری شیر'' یہ خطاب آپ کے نام پاک کا اٹوٹ حصہ ہو گیا۔ مرشد کی عطا کا کوئی جواب اور بدل نہیں۔ جہانگیریو، رضائیو، عنایتیو، راحتیو، فصاحتیو، شکوریو، پیر و مرشد سے کیسی عقیدت و محبت، عشق و شیفتگی، تعظیم و تکریم ہونی چاہیے حضور دادا میاں قدس سرہ کی بارگاہ سے سیکھو۔ یہ بالکل بے داغ،

شفاف حقیقت ہے کہ یداللٰہی شان، مرتضوی رنگ حضور دادا میاں کی ادا ادا سے بال بال سے، ہر رخ سے، ہر طرح سے نمایاں ہے۔

شیخ طریقت: آپ کے پیر و مرشد، شیخ عرفان و طریقت، تمام علوم و معارف، سلوک و تصوف کے امام حضور سیدنا فخر العارفین سید شاہ مولانا خواجہ عبدالحیٔ چاٹگامی رضی اللہ عنہ م ۱۳۳۹ھ نے اپنے محبوب مرید، مراد کو اپنی رحمتی گود میں لے کر ایسی کرامت مآب تربیت فرمائی کہ اسرار شریعت معارف و احسان، سلوک و تصوف کا ایسا سایہ دار، پھلدار، گھنا شجرۂ طوبیٰ بنا دیا کہ جس کی ان گنت شاداب، سدا بہار شاخیں عنایتی، راحتی، فصاحتی، شکوری روپ میں چاروں جانب پھیل گئیں، کیا مشرق، کیا مغرب، کیا شمال، کیا جنوب ہر جگہ، ہر طرف جہانگیری، رضائی نعمتوں کی برسات ہو رہی ہے اور مقدر کے دھنی خوب جی بھر کر سیراب ہو رہے ہیں اور سچ بھی یہی ہے کہ جب نور و رحمت کا ابر باراں برستا ہے تو تھمتا ہی نہیں۔

خواجہ اور قطب کے معانی: یہ ایک بے لاگ حقیقت ہے کہ ''خواجہ'' کو خواجہ ہی ''قطب'' کو قطب ہی پہچانتا ہے۔ آپ کے پیر و مرشد حضور سیدنا شاہ خواجہ فخر العارفین قدس سرہ نے خود ارشاد فرمایا ہے کہ ''نبی رضا کو خواجگی اور قطبیت کا مقام حاصل ہے۔ درگاہِ مرشد سے یہ ایسی سند ہے جس کا کوئی جواب نہیں، یہ ہے محبت، یہ ہے کرم۔ مرید وہی ہے جس کو اس کا پیا چاہے۔ ہم لاکھ اپنے کو مرید، مرید کی برابر رٹ لگاتے رہیں تو کیا حاصل؟ ہاں بس ایک مرتبہ پیر اپنی کشادہ ظرفی سے، پیار بھری ادا سے فرما دے کہ ہاں تو میرا مرید ہے، مراد ہے، میں تیرا پیر ہوں، مرشد ہوں، تو پھر کیا؟ پیری مریدی کا حاصل مل گیا۔ ہم ہر سانس اپنے کو بندہ، بندہ کہتے رہیں تو کیا فائدہ؟ ہاں یہ رٹ، یہ آواز نفع بخش تو جب ہے کہ وہ فرما دے تو میرا بندہ ہے۔ میں تیرا پروردگار ہوں۔ ''یا عبادی''، ''فادخلی فی عبادی''

اب ان سطور بالا کے بعد ''خواجہ اور قطب'' کے معانی دل، دماغ میں جما لو۔ ''خواجہ'' ترکی لفظ ہے، بعض ارباب لغت نے فارسی بھی بتایا ہے۔ اس لفظ کے کئی معانی

ہیں۔(۱) سردار (۲) مالک (۳) پیر (۴) حاکم وغیرہ اور یہ تمام معانی دادا حضور کے لیے بالکل فٹ ہیں۔لفظ ''خواجہ'' کا تقدس، وقار۔احترام کو ملحوظ رکھنا چاہیے۔ میں نے کئی لوگوں کی تحریروں میں لفظ خواجہ کو اپنے ناموں کے ساتھ لگا دیکھا ہے، مقام خواجگی کے یہ لوگ قطعاً مستحق نہیں ہیں۔لفظ خواجہ کے وقار کو گرا رہے ہیں، جو کسی طرح مناسب نہیں۔

''قطب'' یہ خالص عربی لفظ ہے جس کے معانی بکثرت ہیں، مفید مقصد معانی یہ ہیں (۱) چکی کا کھونٹا جس کے گرد چکی گھومتی ہے (۲) ایک ستارہ جس سے قبلہ کا سمت معلوم ہوتا ہے (۳) جس پر کام کا دار و مدار ہو (۴) سردار قوم (۵) وقت کی بے مثال ہستی وغیرہ یہ تمام معانی حضور دادا میاں قدس سرہٗ پر پوری طرح صادق ہیں۔لیکن یہاں پہلے معنی کی وضاحت کرنی مقصود ہے، اپنے زمانہ کے تفسیر و حدیث، فقہ و تصوف، علوم عربیت کے سب سے بڑے ماہر اور راز داں علامہ امام مجد الدین شیرازی م ۸۱۰ھ رحمۃ اللہ علیہ عربی لغت کی نہایت ہی مستند کتاب ''قاموس'' میں لکھتے ہیں کہ ''حديدة تدور عليها الرحى''۔ یعنی وہ کھونٹا جس کے گرد چکی گھومتی ہے۔اس معنی سے بہت شفاف یہ روشنی ملی کہ جو ولیوں کا کھونٹا ہوتا ہے اس کے گرد حکم الٰہی سے سارا نظام گردش کرتا ہے، ایسے ہی باکمال ولیوں کو ''قطب، ابدال، اوتاد'' کہتے ہیں۔

دیکھو چکی میں ہزار، بے شمار دانے ڈالے جاتے ہیں۔اور سب پس کر پسان ہو جاتے ہیں، مگر قسمت کے زور آوردہ دانے بالکل سالم اور محفوظ رہتے ہیں جو چکی کے کھونٹا سے بالکل چمٹے اور سٹے رہتے ہیں ہم سب خوش نصیبان فیضان مرشد سے حضور ''قطب العارفین خواجہ محمد نبی رضا شاہ عرف دادا میاں قدس سرہٗ کے دامن عافیت سے پوری طرح چمٹے ہوئے ہیں، انشاء اللہ ہم سب وابستگان تمام آفات و بلیات سے بالکل حفظ و امان میں رہیں گے۔آمین!

''سورۂ والنازعات غرقاً'' کی آیت مبارکہ ''فالمدبرات امراً'' کی تفسیر میں پوری صراحت کے ساتھ یہ بیان ہے کہ اس آیت طیبہ سے تکوینی امور کے فرشتے مراد ہیں جن سے عالم کا انتظام وابستہ ہے خصوصاً سید الملائکہ حضرت جبرئیل علیہ السلام، حضرت

میکائیل علیہ السلام، حضرت عزرائیل علیہ السلام، حضرت اسرافیل علیہ السلام مراد ہیں۔ حضرت امام غزالی، حضرت امام رازی، حضرت امام قاضی ناصر الدین بیضاوی وغیرہ قدست اسرارہم نے بہت ہی شرح وبسط اور تحقیق سے لکھا ہے کہ یہ انتظام غوث، قطب اور ابدال سے بھی متعلق ہے۔

ہر نعمت فیضانِ مرشد سے: حضور شیخ امام عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ عنہ ''اخیار الاخیار'' (مکاتب ورسائل) ص ۳۷۷) میں لکھتے ہیں کہ ''فمن این یحصل له الفائدة یریٰ انها من شیخه'' کہیں سے بھی جو فائدہ حاصل ہو اس کو اپنے پیر ہی کی جانب سے جانے۔ اسی میں سعادت مندی، عقیدت کی پختگی، نسبت کی سلامتی ہے۔ اسی بنیاد پر ''مرشد'' کو آقائے نعمت کہتے ہیں۔

ہر ایسی چیز جس کا تعلق، لگاؤ شیخ طریقت سے ہے، حسب مراتب عقیدت، محبت، تعظیم کرنی لازمی ہے، پیر ومرشد کے آباء واجد سے، پورے خانوادے سے، پیرانی مخدومہ سے، صاحبزادگان سے، خصوصاً سجادہ نشین سے، مرشد کے برادران عزیز سے، پیر بھائیوں سے والہانہ شیفتگی ضروری ہے، حاصل بیان یہ ہے کہ ہر خیر وبرکت کا وسیلہ اپنے شیخ طریقت ہی کو جانے، مانے۔

حضور محبوب الٰہی کی بارگاہ میں قلندر نے اپنے پیر ہی کا احسان مانا:

حضور سیدنا سرکار محبوب الٰہی محمد نظام الدین اولیاء رضی اللہ عنہ م ۷۲۵ھ کی بارگاہ عالی میں تین بھوکے قلندر حاضر ہوئے اور کھانا مانگا۔ حضور نے خادموں کو کھانے کھلانے کا حکم فرمایا۔ ان میں سے ایک قلندر نے کھانا اٹھا کر پھینک دیا اور بولا کہ اس سے اچھا کھانا لاؤ، حضور نے اس قلندر کی اس نازیبا حرکت کا کچھ خیال نہیں فرمایا۔ اور اس سے بہتر کھانا لانے کا حکم دیا۔ قلندر نے اس کھانا کو بھی اٹھا کر پھینک دیا اور اس سے بڑھیا کھانا طلب کیا۔ اب حضور نے اس قلندر کو اپنے پاس بلا کر کان میں ارشاد فرمایا کہ یہ کھانا تو اس مردار بیل سے اچھا تھا جو تم نے راستہ میں کھایا تھا۔ اتنا سن کر قلندر کا حال متغیر ہو گیا اور حضور کے قدموں پر گر پڑا۔ حضور نے اس کا سر اٹھایا اور اپنے سینہ سے لگا کر جو عطا کرنا تھا عطا کر

دیا۔ اب وہ قلندر وجد و رقص کرتا جا رہا ہے اور کہتا جا رہا ہے کہ میرے پیر و مرشد نے یہ نعمت عطا فرمائی ہے۔ حاضرین مجلس بولے کہ ارے نادان تم کو تو یہ دولت ہمارے حضور نے عطا فرمائی ہے تو یہاں تو خالی آیا تھا۔ قلندر بولا کہ نادان میں نہیں ہوں۔ بے وقوف تم لوگ ہو، اگر میرے شیخ طریقت نے نظر کرم نہ کی ہوتی تو حضور توجہ نہ فرماتے، یہ میرے مرشد ہی کا فیضان اثر ہے۔ اب حضور نے ارشاد فرمایا کہ یہ قلندر سچ کہتا ہے، مریدی اسی قلندر سے سیکھو۔ الملفوظ ص ۱۳ ج ۱ از اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ۔

شاہان وقت، شریعت کے علماء اور امام درویشوں کی دہلیز پر:

یہ ایک واشگاف حقیقت ہے کہ ہمیشہ سے بادشاہ وقت، حکومت کے سربراہ اپنی خالی جھولیاں لے کر اللہ والوں کی چوکھٹوں پر حاضر ہوتے رہے ہیں اور اللہ والے ان کو بامراد کرتے رہے ہیں۔ قدیم ہندوستان کے اکیلے تاجدار، شہنشاہ حضور خواجۂ خواجگان غریب نوازوں کے غریب نواز حضور سیدنا خواجہ معین الدین چشتی رضی اللہ عنہ وارضاہ عنا کے باب کرم سے سب نوازے جا رہے ہیں۔ کوئی تفریق نہیں، کوئی تقسیم نہیں، کوئی بھید بھاؤ نہیں سب مالا مال ہو کر نہال ہو رہے ہیں۔ اسی اجمیری چشتی جود و سخا کا چشمۂ صافی دادا حضور قدس سرہ کے دربار عالی سے رواں، دواں ہے۔ صرف یہی نہیں بلکہ شریعت مطہرہ کے بلند مرتبہ علما اور اماموں نے درویشوں کی بارگاہوں میں حاضری کو اپنی خوش نصیبی جان کر روحانی نعمت و دولت حاصل کی ہے۔ حضرت امام ابوالقاسم عبدالکریم قشیری رضی اللہ عنہ م ۴۶۵ھ جو بیک وقت تمام علوم و معارف کے ناپیدا کنار سمندر ہیں جن سے حضور سیدنا داتا گنج بخش لاہوری م ۴۶۵ھ اور حضور امام غزالی م ۵۰۵ھ رضی اللہ عنہما نے کافی فائدہ حاصل کیا ہے۔ ''قشیریہ'' ص ۳۷۸ میں لکھتے ہیں، جس کا تشریحی ترجمہ یہ ہے ''ہر زمانہ میں صوفیہ عظام کا کوئی نہ کوئی شیخ ضرور رہا ہے، علماء اور شریعت کے امام ان کے سامنے بڑی خاکساری کے ساتھ سر تسلیم خم کر دیا ہے۔ اور برکت و فیض حاصل کیا ہے۔''

صاحبزادہ: حضور دادا میاں رضی اللہ عنہ کو ایک ہی فرزند ارجمند ''سلطان حسن میاں'' پیدا ہوئے جو سولہ سال کی عمر میں آپ کی حیات مبارکہ ہی میں پردہ کر

گئے "نور اللہ مرقدہٗ" جو بھینسوڑی شریف کی آبائی قبرستان میں مدفون ہیں۔

اہلیہ مبارکہ: آپ کی اہلیہ مبارکہ یعنی دادی مخدومہ رحمۃ اللہ علیہا کا روضۂ مقدسہ دادا حضور قدس سرہ کے روضۂ مبارکہ سے چند فٹ کے فاصلہ پر مخزنِ انوار ہے۔ آپ ولیہ، عارفہ ہونے کے ساتھ ساتھ بہت ہی کامیاب، گھریلو منتظمہ بھی تھیں۔ اپنے شوہر محترم دادا حضور سے بیعت تھیں اور یہ بہت بڑی بات ہے کہ بیوی شوہر سے مرید ہو۔

سجادہ نشین خلیفۂ اعظم اور اول مرید: آپ کے سجادہ نشین، خلیفۂ اعظم اور پہلے مرید اول، پھول و پھل حضور شیخ الاولیاء خواجہ الحاج محمد عنایت حسن شاہ قدس سرہٗ ہیں جو آپ کے حقیقی برادرِ عزیز بھی ہیں، جن کا ذکر اقدس اس کتاب میں حضور دادامیاں کے بعد ہی ہے۔

مریدین، خلفاء کرام: مریدین کی تعداد تو حد شمار سے کہیں زیادہ ہے۔ بنارس میں بھی کئی مریدین تھے، اس خانوادۂ عالی کے سجادہ نشینان، خلفاء عظام کی مقبولیت فوق الادراک ہے، عقل محوِ حیرت ہے۔ جہاں کہیں بھی گئے، جگہ نہایت ہی اجنبی، وحشت سے بھری، کسی سے نہ کوئی جان نہ پہچان، بالکل بیگانگی، مگر فیضان مرشد کا یہ اثر یہ پاور کہ نصرت الٰہی، الطاف نبوی ابر رحمت بن برس رہی ہے کہ اب یہی بے گانے اپنے ہو رہے ہیں۔ جوق در جوق پروانہ وار نثار ہو رہے ہیں، خوشی خوشی حلقۂ ارادت میں داخل ہو رہے ہیں اور اس جہانگیری، رضائی نعمت پا کر مگن اور نہال ہو رہے ہیں۔ بارگاہ الٰہی میں سجدۂ شکر ادا کر رہے ہیں۔ اب ان اجنبیوں، بیگانوں کی زبانوں پر یہ ترانہ ہے:

"بڑا کرم کیا اپنا بنالیا تو نے"

اور پیروں کی زبانیں یہ گن گنا رہی ہیں:

ترا ب اس نے جوانی میں مجھے پیری کی نعمت دی
بنایا پیر ہے مجھ کو میں اپنے پیر کے قربان

حضور دادا میاں قدس سرہٗ کے تمام ہی خلفاء نہایت ہی کامل اور انتخاب روزگار ہیں۔ ان ہی خلفاء کرام میں حضرت مولانا عبدالشکور نصیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ ہیں جو سلسلۂ علیّہ، جہانگریہ، رضائیہ کی خوب خوب اشاعت کی اور یہ سلسلۂ اشاعت آج بھی جاری ہے۔ یہ سلسلہ جہانگریہ، رضائیہ، شکوریہ کے نام سے مشہور ہے۔ حضور دادا میاں رضی اللہ عنہ سے وابستہ، پیوستہ جتنے خلفائے عظام ہیں، رضائی، عنایتی، راحتی، فصاحتی، شکوری سب ہی پوری لگن سے اشاعت وتبلیغ میں لگے ہیں۔ اور انشاء اللہ قیامت تک مصروف عمل رہیں گے۔ آمین!

وصال پاک اور عرس مقدس: انسانیت کبریٰ، قطبیت، غوثیت کا یہ آفتاب عالمتاب شریعت وطریقت کے انوار وتجلیات سے بندگان خدا کو بہرہ ور کرتے ہوئے چوبیس ربیع الاول شریف ۱۳۲۹ھ مطابق ۲۵ ر مارچ ۱۹۱۱ء بروز یکشنبہ دن میں ساڑھے دس بجے بظاہر غروب ہوگیا۔ مگر اس کی ضیا باری نور افشانی سے آج بھی ساری دنیا جگمگا رہی ہے۔ حضور دادا میاں اپنی حیات ظاہری سے کہیں زیادہ آج زندہ ہیں۔ اسی حیات جاودانی کے بارے میں ارشاد قرآنی ہے: "من عمل صالحاً من ذکرٍ او انثیٰ وھو مومن فلنحیینہ حیاۃ طیبۃ" مرد ہو یا عورت جس کسی نے بھی کام اچھے کیے اور وہ مومن ہے تو ہم اس کو یقیناً ضرور ایک ستھری زندگی عطا کرتے ہیں۔

ہر سال ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵ ر ربیع الاول شریف کو بہت ہی اہتمام وانتظام کے ساتھ حضرت قبلہ صاحب سجادہ خواجہ محمد صباحت حسن شاہ فصاحتی مدظلہ کی سجادگی میں عرس پاک ہوتا ہے، بڑا ہی وسیع عام لنگر ہوتا ہے ہر چہار جانب سے علماء ومشائخ، عام وخاص کا جم غفیر امنڈ پڑتا ہے۔

روضۂ مبارکہ: آپ کا روضۂ مقدسہ مال ایونیو، دادا میاں روڈ، شہر لکھنؤ ہے۔ روضہ کا لغوی معنی ہے، باغ، کیاری۔ حدیث پاک ہے کہ جہاں اللہ والے، محبوبان خدا دفن ہوتے ہیں وہ جنت کا حصہ ہوتا ہے، جنتی فرش بچھا دیا جاتا ہے، جنت کا

دروازہ کھول دیا جاتا ہے۔ منکر ونکیر یہ دونوں فرشتے ''نم کنومۃ العروس'' کا مژدہ سنا کر رخصت ہوتے ہیں کہ اب رحمتوں کے سایہ میں دولہا اور دلہن کی طرح خوب مگن اور نہال ہوکر سو جاؤ۔ حدیث اقدس کے اسی لفظ ''عروس'' سے عرس مبارک ہے۔ کراماً کاتبین جو کندھے پر سوار ہوتے ہیں، وصال کے فوراً بعد قبر انور کے پاس آجاتے ہیں اور برابر ذکر الٰہی، تکبیر، تہلیل، تسبیح کرتے رہتے ہیں اور ثواب صاحب قبر کو پہنچتا رہتا ہے۔ یہ ہے ایصال ثواب کا ثبوت حدیث مبارک سے، انسانوں سے غلطیاں ہوسکتی ہیں مگر کراماً کاتبین سے غلطیاں ہونہیں سکتیں کہ یہ معصوم ہیں اور ہر معصوم غلطیوں سے پاک ہے۔ تمام انبیائے عظام صلوات اللہ علیہم اجمعین اور سب فرشتے علیہم السلام معصوم ہیں۔ ان سے خطا ناممکن ہے۔ اور حضور رسولنا و رسول الکل سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل الرسل، افضل المعصومین ہیں۔ صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ واولیاء وسلم۔

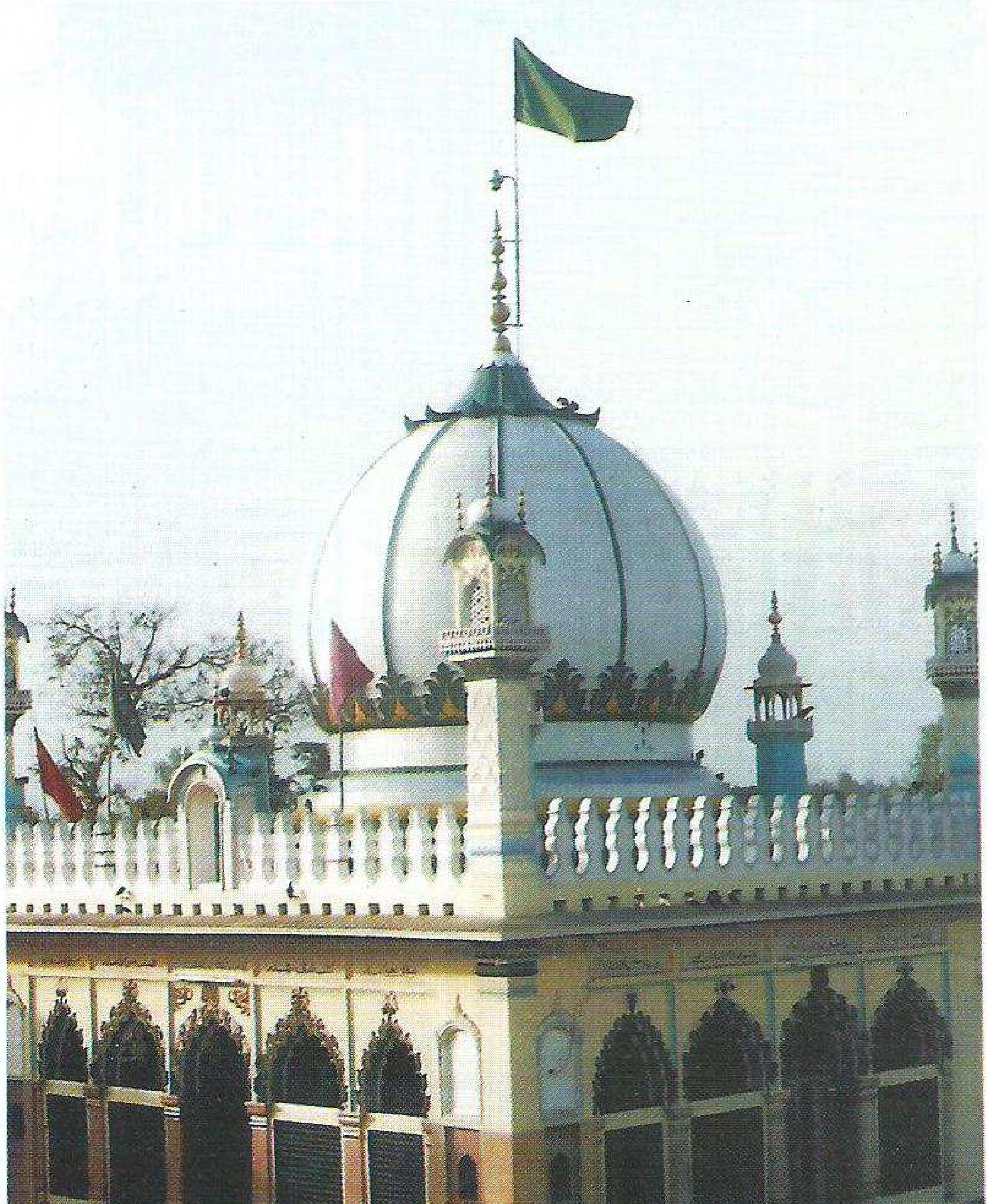

روضہ حضور شیخ الاولیاء خواجہ الحاج محمد عنایت حسن شاہ رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضور شیخ الاولیاء خواجہ الحاج محمد عنایت شاہ رحمۃ اللہ علیہ

نام، نسب، لقب، عرفیت: نام مبارک ''محمد عنایت حسن'' لقب ''شیخ الاولیا'' عرفیت ''چندا میاں'' تاریخ ولادت ''بائیس ۲۲ رمحرم الحرام ۱۳۰۲ھ'' جائے ولادت اور مزار اقدس بھینسوڑی شریف ضلع رام پور (یو. پی.) ہے۔

برادر بزرگ کی آغوش شفقت: ابھی آپ دو ہی سال کے تھے کہ آپ کے والد مکرم حضرت مولانا محمد حسن رضا شاہ قدس سرہ کا ۱۳۰۴ھ میں سایۂ عاطفت اٹھ گیا۔ اس یتیمی کے پردہ میں ایک قدرتی راز یہ بھی پوشیدہ تھا کہ آگے چل کر آپ کو مرید اور حضور قطب العارفین خواجہ محمد نبی رضا شاہ عرف دادا میاں رحمۃ اللہ علیہ کو پیر و مرشد ہونا کاتب تقدیر نے لکھ دیا تھا۔ حدیث پاک ہے کہ بڑا بھائی باپ کی طرح ہوتا ہے، دادا حضور نے بڑے بھائی ہونے کے ناطے ظاہری کفالت کی اور پیر و مرشد ہونے کے لحاظ سے روحانی، معنوی، عرفانی تعلیم و تربیت، تزکیۂ نفس، تطہیر روح، تنویر قلب فرمائی۔

خلیفۂ اعظم اور سجادہ نشین بھی: آپ حضرت دادا میاں ۱۳۲۹ھ سے سولہ سال کی عمر میں مرید ہوئے ہیں۔ آپ گلشن شاہ رضا کے اول پھول، پھل یعنی پہلے مرید ہیں اور خلیفۂ اعظم اور سجادہ نشین ہیں۔ آپ نے سجادہ نشینی کے وقار کو برقرار رکھا۔ اس کا حق پورا پورا ادا کر دیا۔ آپ نے سلسلۂ علیہ، جہانگریہ، رضائیہ کی ایسی مقبول، مضبوط، بے مثال خدمت کی ہے کہ آج پوری دنیا میں جہاں کہیں بھی رضائی فیضان ہے وہ سب آپ ہی کی دین ہے۔ آپ ہی کی محنت کا پھل ہے۔ آپ

کے مریدین اور خلفاء عظام کی ایک کثیر تعداد ہے۔ آپ کے ہر عزیز، مستند، لائق خلیفہ نے سلسلۂ علیہ، جہانگریہ، رضائیہ، عنائتیہ کی خوب خوب اشاعت کی ہے۔

شیخ الاولیاء کا لقب: ''شیخ الاولیاء'' آپ کا امتیازی، انفرادی، بڑا ہی بلند رتبہ لقب ہے جس کا ترجمہ یہ ہے ''ولیوں کے پیر و مرشد''۔ اولیائے کبار میں یہ بہت ہی اونچا درجہ ہے۔ شیخ کا ایک ہم معنی لفظ ''قرآن مجید'' میں ''مرشد'' آیا ہے۔ لغت اور اصطلاح کی روشنی میں جس کا معنی ہے اپنے ساتھ رکھنا۔ یہ طریقہ بہت ہی بے خطر، بے ضرر ہے، بھٹکنے، بہکنے کا کوئی اندیشہ نہیں۔ صرف منزل مقصود کا پتہ بتا دینے میں بہک جانے کا، پھسل جانے کا بہت خطرہ ہے۔ اب پڑھو قرآن کا یہ فرمان ''**یا ایھا الذین آمنوا اتقوا اللہ و کونوا مع الصادقین**'' مومنو! اللہ سے ڈرو اور کامل سچوں کے ساتھ پوری طرح سے ہو رہو۔ زبان کے سچے، عمل کے سچے، دل کے سچے ہر طرح سے سچے، پکے مرشد کامل سے مرید ہونے اور ساتھ ساتھ رہنے کا اس آیت مبارکہ میں پورا ثبوت ہے۔ یقیناً آپ ایسے ہی مرشد کامل اور شیخ الاولیا ہیں۔

عام صوفیوں کی زبانوں پر یہ ایک بہت ہی مشہور قول ''**من لا شیخ لہ فشیخہ الشیطان**'' خوب رواں ہے، اپنی مخصوص مجلسوں میں اپنے مریدوں کے سامنے خوب پڑھ پڑھ کر سناتے ہیں۔ جس کا معنی یہ ہے کہ جس کا کوئی شیخ نہ ہو اس کا استاد شیطان ہے۔ بات صحیح ہے۔ مرشد کامل سے مرید ہونا ضروری ہے۔ ورنہ اس بے لگام، آزاد شخص کو شیطان اپنی گرفت میں لے کر اپنا مرید بنا لے گا، مگر یہ قول ''**من لا شیخ لہ فشیخہ الشیطان**'' حدیث نہیں ہے۔ حضور محبوب الٰہی سرکار محمد نظام الدین اولیاء قدس سرہ نے بھی فرمایا ہے کہ یہ ''حدیث'' نہیں ہے[1]۔ بخاری شریف، مسلم شریف میں یقینی، متواتر حدیث پاک ہے کہ ''**من کذب علی متعمداً فلیتبوأ مقعدہ من النار**'' لام تاکید کے ساتھ فرمایا ہے۔ یعنی جس کسی نے مجھ پر جھوٹ لگایا اس کو تاکیدی حکم ہے کہ وہ

---

[1] ہاں حضور سلطان العارفین غوث سبحانی سیدنا بایزید بسطامی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ ''من لم یکن لہ استاذ فامامہ الشیطان'' رسالہ قشیریہ ص ۳۸۰ ''جس کا کوئی رہبر نہ ہو اس کا امام شیطان ہے۔''

اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے، العیاذ باللہ جو حدیث نہیں ہے اس کو حدیث بتانا کتنی بڑی وعید اور کتنا بڑا عذاب ہے۔ اللہ اپنی پناہ میں رکھے۔ آمین!۔

عرفیت چندامیاں: حضور شیخ الاولیاء خواجہ الحاج محمد عنایت حسن شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی عرفیت ''چندامیاں'' ہے۔ بستی کے لوگ انتہائی خوبصورتی کی وجہ سے ''چاند'' سے تشبیہ دے کر آپ کو ''چندامیاں'' کہتے تھے اور اس بے غبار حقیقت میں کیا شک کہ ہمیشہ سے آپ کا خانوادۂ عالی حسن و جمال میں، تقویٰ طہارت میں بے نظیر رہا ہے اور یہ خوبیاں آج بھی اس گھرانہ کے ایک ایک فرد میں صاف دکھائی دیتی ہیں۔ سچ ہے کہ ''ایں خانہ ہمہ آفتاب است'' پورا گھر کا گھر آفتاب و ماہتاب ہے۔

حج وزیارت اور بارگاہ نبوی میں حضوری: آپ ۱۳۵۶ھ میں حج کعبۂ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی زیارت سے مشرف ہوئے، یہ ایک ایسی نعمت ہے جس کے پانے کی ہر مومن کے دل کی آرزو ہے اور بڑا ہی مقدر کا دھنی ہے وہ مسلمان جس کو خواب میں، سوتے میں زیارت مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کی دولت نصیب ہو جائے۔ سوئی قسمت جاگ اٹھے۔ یہ دولت ہزار، بے شمار نعمتوں، فضیلتوں سے کہیں بڑھ کر ہے۔ رحمت نبوی نے مزید اور خاص کرم فرمایا کہ بیداری میں جاگتے میں دن کے اجالے میں حضور مالک کونین ﷺ کا دیدار پاک ہو اور مزید در مزید اور رحمتوں کی برسات ہو جائے کہ اس بارگاہ قدس میں بار بار حاضری اور شہودی کی نعمت نصیب ہو جائے تو اللہ کی قسم اس لاجواب، بے مثال قسمت وفضیلت پر ہر نعمت، ہر دولت قربان! ہر کرامت، ہر سعادت نثار!

یہ نعمت کبریٰ بہت ہی بلند قسمت علماء ربانین، اولیائے کبار کو نصیب ہوتی ہے۔ ان ہی قدوسیوں خوش نصیبوں میں حضور شیخ محقق مجدد امام عبدالحق محدث دہلوی م ۱۰۵۲ھ اور حضور قطب سبحانی سید عبدالرزاق بانسوی م ۱۱۳۶ھ اور حضور غوث ربانی مولانا سید محمد وارث رسول نما بنارسی م ۱۱۶۶ھ اور حضور شیخ الاولیاء خواجہ محمد عنایت حسن شاہ م ۱۳۶۰ھ رحمۃ اللہ علیہم ہیں۔ کیا اس کرامت سے بڑھ کر بھی کوئی کرامت ہے؟ نہیں اور ہرگز نہیں۔ ہر کرامت اس

کرامت کے پاؤں کے نیچے ہے۔اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا ۱۳۴۰ھ قدس سرہ نے اپنی کتاب ''مقال العرفاء'' میں تمثیلاً ایسے متعدد بلند قسمت بزرگوں کے نام بتائے ہیں جن کو جاگتے میں شہودی، حضوری کی دولت پاک حاصل ہے۔ان قدسی بزرگوں کے نام میں نے اپنی کتاب، سند الاولیاء میں درج کردئے ہیں۔ سلسلۂ شاذلیہ کے امام و پیشوا حضور سیدنا ابوالحسن شاذلی م ۶۵۶ھ رضی اللہ عنہ تو یہ فرماتے ہیں کہ ''آنکھ جھپکنے بھر بھی بحالت بیداری رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار سے محروم نہیں ہوا ہوں اگر معاذ اللہ ایسا ہو جائے تو ہم لوگ اپنے کو مسلمان شمار نہ کریں گے۔ یہ وہ اعلیٰ ترین مقام ہے کہ بس یہ آیت مبارکہ لکھ کر آگے بڑھ جاؤ''**ذالک فضل اللہ یو تیہ من یشاء و اللہ ذو الفضل العظیم۔**''

حاضری مرزا کھیل شریف: مرید وہی ہے جس کا اپنے پیر و مرشد سے نسبت، رابطہ خوب مضبوط ہو۔ پیر و مرشد کی بارگاہ میں حاضری دیتا رہے۔ مطلب یہ ہے کنکشن بہت ہی صحیح اور درست ہو۔تا کہ شیخ کا فیض مرید کو بخوبی پہنچتا رہے۔ چنانچہ حضور شیخ الاولیاء اپنے دادا پیر حضور سیدنا فخر العارفین خواجہ سید مولانا عبدالحیٔ رضی اللہ عنہ م ۱۳۳۹ھ کے دربار نور بار میں چاٹگام مرزا کھیل شریف بنگلہ دیش دو مرتبہ حاضری دی ہے۔ پہلی بار ۱۳۲۹ھ اور دوسری مرتبہ ۱۳۳۸ھ میں۔اس دربار عالی کا بڑا ہی ادب نواز دستور یہ ہے کہ مریدوں کو عام قیام گاہوں میں اور سجادہ نشینان کو عام مریدوں سے الگ اقامت گاہوں میں جو سجادہ نشینان کے لیے مخصوص ہوتی ہیں ٹھہرایا جاتا ہے۔ چنانچہ آپ کے ساتھ ایسا ہی مخصوص سلوک برتا گیا درحقیقت یہ سب فیضان ہے آپ کے پیر و مرشد، برادر بزرگ حضور دادا میاں قدس سرہٗ کا۔

کتابیں: آپ بے شمار خوبیوں کے ساتھ متبحر عالم ربانی بھی ہیں، عالم ربانی ایسی برگزیدہ ہستی کو کہتے ہیں جن کا ادب واحترام، پاس ولحاظ قطب زمانہ بھی کرتے ہیں۔ آپ نے کتابیں لکھ کر بھی سلسلۂ علیہ کی خوب اشاعت کی ہے۔ان کتابوں میں آپ کی ایک کتاب ''اعجاز جہانگیری'' ہے جو اپنے موضوع پر نہایت ہی مفید کتاب ہے۔سلسلۂ علیہ، جہانگیریہ، رضائیہ، عنایتیہ، راحتیہ، فصاحتیہ سے وابستگان کو اپنے

پیر و مرشد سے مضبوط رابطہ کے ساتھ مندرجہ ذیل کتابوں کا مطالعہ کرنا نہایت ضروری ہے۔ (۱) شرح الصدور (۲) سیرت فخر العارفین شریف (۳) سیرت جہانگیری (۴) یادگار جہانگیری۔ یہ تمام کتابیں اپنی جگہ مسلم مگر حضور غوث پاک کی کتاب "فتوح الغیب شریف" حضور امام قشیری کا رسالہ قشیریہ، سلسلۂ سہروردیہ کے امام حضور شیخ الشیوخ خواجہ شہاب الدین سہروردی کی کتاب عوارف المعارف کو اپنے پیر و مرشد سے پڑھنا نہایت ہی ضروری ہے۔ صوفیوں کو، پیروں کو سلوک و تصوف کے مسائل سے واقف ہونا بے حد لازمی ہے۔

سجادہ نشین: آپ کے سجادہ نشین حضور سند السالکین خواجہ محمد راحت حسن شاہ رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ جو آپ کے اکلوتے فرزند ارجمند ہیں، مرید بھی ہیں اور خلیفۂ اعظم بھی۔

مریدین اور خلفائے عظام: مریدین تو بہت ہیں اور ہر مرید عنایتی رنگ سے رنگین، سب دریائے عنایتی سے سیراب۔ خلفاء کی تعداد بظاہر تو کم مگر اہم اور بہت ہی اہم ہے۔ ہر خلیفہ اپنی جگہ رشد و ہدایت کا آفتاب و ماہتاب ہے۔ اپنے پیر و مرشد کا ہر طرح سے وفادار، جانثار۔ ہر خلیفہ کی ہمہ وقت یہی دھن یہی لگن کہ ہمارے پیر و مرشد کا سلسلۂ پاک خوب پھلے خوب پھلے، پھولے۔ ہمیشہ آباد، شاد رہے۔ یہاں اختصاراً چند منتخب خلفائے کبار کے نام درج کیے جا رہے ہیں۔ (۱) خواجہ صوفی محمد حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ م ۱۹۵۹ء بھینسوڑی شریف (۲) حضرت صوفی محمد صدیق حسن شاہ رحمۃ اللہ علیہ مرادآباد (۳) حضرت صوفی بشیر اللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ لکھنؤ (۴) حضرت صوفی وکیل یعقوب علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ لکھنؤ۔

اہلیہ مبارکہ: آپ درگاہ عنایتی ہی کے احاطہ میں مدفون ہیں۔ نور اللہ مرقدھا۔ اللہ آپ کی قبر کو خوب، خوب روشن فرمائے آمین! آپ اپنے شوہر محترم حضور شیخ الاولیاء خواجہ الحاج محمد عنایت حسن شاہ قدس سرہٗ کی بہت ہی کامیاب مریدہ ہیں۔ بیوی کا اپنے شوہر سے مرید ہونا یہ ایک بہت بڑی بات ہے۔ بیوی اپنے شوہر کی بہت بڑی رازداں ہوتی ہے، شوہر کا کوئی عیب و ہنر بیوی سے چھپا نہیں رہتا۔ وہ ایک ایک نوک پلک، ایک ایک رگ سے واقف ہوتی ہے۔ ایسی صورت میں بیوی کا اپنے شوہر سے خوشی خوشی

مرید ہونا اس بات کی بہت ہی مضبوط اور بڑی دلیل ہے کہ بیوی نے اپنے شوہر کی زندگی کو نہایت ہی بے داغ، صاف ستھری اور شفاف پایا اور پیر کے لائق جانا۔

بستی کے لوگ اپنی بستی ہی کے پیر سے مرید ہو جائیں بس یہ فضل ربانی اور الطاف نبوی ہے۔ بستی کے لوگ رات دن اپنی آنکھوں سے پیر کا چلنا پھرنا دیکھ رہے ہیں۔ اٹھنا بیٹھنا دیکھ رہے ہیں۔ لوگوں سے ملنا، جلنا دیکھ رہے ہیں۔ لین، دین دیکھ رہے ہیں اور لین دین کر بھی رہے ہیں۔ ایک ایک گوشہ پر نظر رکھ رہے ہیں۔ نیز بستی کے لوگ ناسمجھ اور ان پڑھ بھی نہیں ہیں۔ نہایت ہی مہذب اور باشعور ہیں۔ کھرے، کھوٹے کی تمیز، اچھے، برے کی پہچان رکھتے ہیں۔ اب بستی کے لوگ اپنی بستی ہی کے پیر سے جوق در جوق، پورے ذوق وشوق اور عقیدت کے ساتھ خوشی خوشی مرید ہو رہے ہیں۔ یہ ایک ایسی یقینی دلیل ہے جو کسی کے کاٹے کٹ نہیں سکتی کہ بستی کے لوگوں نے اپنی بستی کے پیر کو پیر کے لائق جانا۔ یہ خوبی اس گھرانہ کی خاص پہچان اور نرالی شان ہے۔ رب عظیم اپنے حبیب کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کے صدقہ اس نورانی گھرانہ کو ہمیشہ آسیب روزگار سے حاسدوں کے حسد سے بچائے رکھے۔ اس کی آب وتاب قائم اور دائم رکھے۔ آمین!

سلسلۂ بیان یہ ہے کہ ”حضور شیخ الاولیاء قدس سرہٗ کی اہلیہ مبارکہ نہایت ہی نیک، پارسا، عارفہ خاتون تھیں۔ گھریلو نیز عرس کے انتظامی امور میں مریدین کی دیکھ ریکھ میں بہت ہی کامیاب منتظمہ تھیں۔ درحقیقت سچی بیوی وہی ہے جو اپنے شوہر کے ہر دکھ سکھ میں، تمام امور میں ساتھ ساتھ رہے۔ اسی لیے بیوی کو رفیقۂ حیات کہتے ہیں، زندگی کی ساتھی۔

وصال شریف: بعمر اٹھاون سال ۴؍شوال المکرم ۱۳۶۰ھ مطابق ۲۶؍اکتوبر ۱۹۴۱ء بروز یکشنبہ بمقام بھینوڑی شریف ضلع رام پور (یو. پی.) ہر سال ۲، ۳، ۴، ۵؍ شوال المکرم کو بمقام بھینوڑی شریف نہایت نور برستی فضا میں عرس سراپا قدس ہوتا ہے۔

نماز جنازہ: آپ کی وصیت کے مطابق آپ کی نماز جنازہ حضور صدر الافاضل علامہ نعیم الدین صاحب مرادآبادی قدس سرہٗ نے پڑھائی جو اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کے بہت ہی بلند پایہ خلیفہ اور شاگرد ہیں۔

روضہ حضور سند السالکین خواجہ محمد راحت حسن شاہ رحمۃ اللہ علیہ

حضور سند السالکین خواجہ محمد راحت حسن شاہ قدس سرہٗ

نام، نسب، لقب، عرفیت: نام اقدس ''محمد راحت حسن'' والد بزرگوار ''حضور شیخ الاولیاء خواجہ الحاج محمد عنایت حسن شاہ رحمۃ اللہ علیہ'' ہیں۔ اس خانوادۂ عالی کے مورث اعلیٰ حضرت عبداللہ خاں افغانی رحمۃ اللہ علیہ ہیں جو ملک افغانستان کے قصبہ ''شیخ جاناں'' ضلع پشاور سے ترک وطن کر کے قصبہ بھینسوڑی ضلع رام پور (یو. پی.) کو اپنا مستقل وطن بنالیا۔ جو آج تک نسلاً بعد نسل اس قبیلہ کا وطن مالوف ہے۔ یہ عظیم البرکت قبیلہ ہمیشہ سے بہت ہی پاک، صاف، شفاف رہا ہے۔

خوبصورتی، نیک سیرتی، ایمانداری، سچائی، وضعداری، دریادلی، کمزوروں کی دلجوئی، بہادری، شریعت پاک کی پاسداری اس گھرانہ کی اصل پہچان ہے۔ اس خانوادہ میں اوپر ہی سے پیری، مریدی کا سلسلہ رہا ہے۔ اس عظیم الشان خاندان کے سب ہی بزرگان کرام صاحب ولایت وکرامت گزرے ہیں۔ آپ کے دادا بزرگوار حضرت مولانا محمد حسن رضا رحمۃ اللہ علیہ حضرت عاشق میاں رام پوری قدس سرہٗ کے مرید وخلیفہ ہیں۔ اور آپ کی اہلیہ مکرمہ رحمۃ اللہ علیہا حضرت سید محمد مشتاق رام پوری قدس سرہٗ کی مریدہ ہیں۔ جن کی تاریخ وفات ۲۶ ؍ جمادی الاخریٰ ۱۳۴۵ھ عمر شریف اسی سال تھی۔ آخری آرام گاہ ''بھینسوڑی شریف'' کی قبرستان ہے۔ حضرت مولانا محمد حسن رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کے والد گرامی حضرت الف خاں قدس سرہٗ حضرت نواز خاں رحمۃ اللہ علیہ کے مرید و خلیفہ ہیں۔ آپ کا مزار موضع گوگئی، میرگنج ضلع بریلی شریف ہے۔ حضور شیخ الاولیاء خواجہ محمد عنایت حسن شاہ اور حضور دادا میاں رحمۃ اللہ علیہما کے دادا بزرگوار حضرت الف خاں کے بکثرت مریدین ہیں۔ بہت ہی خاص مریدان کے نام یہ ہیں۔ (۱) سید کرامت علی شاہ نگریا سادات (۲) وارث علی شاہ بھینسوڑی شریف۔

کچھ دیکھا آپ نے: والد بھی، والدہ بھی، دادا بھی، دادی بھی، پردادا بھی، پردادی بھی، یہاں سے وہاں تک ولایت کا ایک سلسلۂ مسلسل ہے۔ نور کی کڑیاں، نور کی زنجیریں ہیں جو ایک دوسرے سے وابستہ، پیوستہ ہیں۔ ایسے پاک گہوارۂ ولایت و کرامت میں جو پیدا ہوگا وہ سند السالکین ہوگا۔ ابدال زمانہ اور مستجاب الدعوات ہوگا۔ جن کو حق شناس اہل دل بڑی عقیدت و محبت سے ''راحت پاک'' کی عرفیت سے یاد کریں گے۔

سند السالکین: آپ کا بہت ہی مشہور لقب ''سند السالکین'' ہے ''سلوک'' ایک خالص عربی لفظ ہے۔ جس کا معنی لغت اور اصطلاح کی روشنی میں یہ ہے ''ایسی راہ پر نہایت ہی ہوش و حواس کے ساتھ، قرینہ اور اصول سے، پیر و مرشد کے ساتھ ساتھ چلنا جو منزل مقصود عرفان حق تک پہنچا دے''۔ اسی راہ کو ''طریقت'' کہتے ہیں۔ طریقت کا معنی ''راستہ'' ہے مگر اس راستہ پر شریعت مصطفوی کی شمع ضرور فروزاں ہو۔ ورنہ یہ اللہ والوں کی طریقت ہرگز نہ ہوگی بلکہ یہ شیطانی راہ ہوگی۔ وہی طریقت مقبول، محبوب اور اللہ تک پہنچانے والی ہے جس کو شریعت پاک کی تائید اور پشت پناہی حاصل ہے۔ پورا سلوک و تصوف، حقیقت و معرفت حضور سیدنا و سید الکل ﷺ کی خوشنودی، اتباع اور محبت ہی میں ہے۔ شریعت مطہرہ ایک روشن قانون ہے۔ واضح حکم ہے، اس حکم و قانون پر صحیح طریقہ سے چلنا طریقت ہے۔ اسی لیے حضور قطب العارفین خواجہ محمد نبی رضا شاہ دادا میاں رضی اللہ عنہ نے بڑی حق گوئی اور صفائی کے ساتھ اعلان حق فرما دیا کہ جو شریعت پاک سے ہٹا وہ مجھ سے کٹا۔ ایسے شخص سے میرا اور میرے پیران عظام قدست اسرارھم کا کوئی تعلق، کوئی لگاؤ نہیں۔ سچ ہے ہر نعمت دامن مصطفیٰ ﷺ ہی سے وابستہ ہے۔ ''سند'' یہ بھی ایک عربی ہی لفظ ہے جس کا معنی ہے ''بھروسہ، اعتماد، پشت پناہ، دار و مدار'' وغیرہ۔ سند کا لفظ اصول حدیث کی اصطلاح میں بہت ہی مستعمل ہے، سند ہی پر متن حدیث کا دار و مدار ہے۔ جیسی ''سند'' ویسی ''متن'' اب پڑھو سند السالکین کا ترجمہ حضرت راحت حسن میاں پر سالکوں کا دار و مدار ہے۔ آپ سالکوں کی سند ہیں، جس کو سلوک کی سند دے دیں وہ ''سالک'' ہے۔ آپ ''سالک'' ہی نہیں ہیں بلکہ سالک گر ہیں۔

سالک بنانے والے ہیں۔ انسان نما حیوانوں کو انسان بنانا۔ پھر ان کو عرفان حق کی فیکٹری میں ڈال کر اللہ والا بنانا یہی ہے آپ کا سلوک وتصوف اور یہی ہے سلسلۂ علیہ جہانگیریہ کی خدمت واشاعت کا اولین مقصد۔

سیّاحی اور سلسلہ کی اشاعت: اچھے کام کے لیے سیاحی کرنا، گشت کرنا اللہ والوں کی پرانی ریت اور وراثت رہی ہے۔ حضرت راحت حسن میاں بھی اشاعت سلسلہ کی خاطر بے پناہ، دشوار گذار، دور دراز جان جوکھم مقامات کے سفر کیے ہیں۔ ان شہروں، قصبوں، جنگلوں ویرانوں کی سیاحت کی ہے جہاں غیر مسلموں، بدمذہبوں کا گڑھ تھا۔ لیکن ان بنجر اور بانجھ زمینوں میں اس مرد کامل نے سلوک و احسان، تصوف وعرفان کے ایسے صدا بہار، مہکتے، تر وتازہ پھول کھلائے ہیں کہ جن کی ایمانی عرفانی خوشبو ہر سو پھیل گئی۔ غیر مسلم ایمان لائے۔ بدمذہب، بدعقیدہ کامل الایمان اور صحیح العقیدہ ہوگئے۔ سنت نبوی کی اتباع میں تبلیغ اسلام کے لیے ہندوستان اور ہندوستان کے باہر ملکوں کے بادشاہوں کو وزیروں کو رؤسائے مملکت کو بکثرت خطوط لکھے ہیں۔

آپ کا صحیفۂ زندگی: آپ کی کتاب زندگی کا ہر ورق بڑا ہی بے داغ اور روشن ہے۔ ورق، ورق سے ایمان ونور کا اجالا پھوٹ رہا ہے۔

آپ کی پوری زندگی کو مختصر سے مختصر لفظ میں بیان کرنا ہو تو بس اتنا لکھ دو کہ ہر دنیاوی چمک، دمک سے کٹ کر اللہ ہی کے ہو جانا۔ یہی طلب، یہی تڑپ، یہی جستجو، یہی آرزو مریدوں میں پیدا کرنا آپ کے ''صحیفۂ زندگی'' کا عطر کشید ہے اور آپ کے سلوک و احسان کا حاصل ہے، حدیث اقدس میں تصوف کا نام ''احسان'' ہے۔

''احسان'' کا معنی ہے، حسین بنانا۔ خوبصورت بنانا عبادت کو حسین بنانے کا مطلب کیا ہے؟ حدیث پاک سے پوچھو ارشاد نبوی ہے کہ ''عبادت'' کو خوبصورت بناؤ۔ یعنی عبادت اس طرح کرو کہ گویا تم اللہ کو دیکھ رہے ہو اور اگر یہ کمال نہ پیدا کر سکو تو یہ یقین تو ضرور رکھو کہ اللہ تم کو دیکھ رہا ہے۔ اسی حدیث احسان کا ترجمہ حضور غوث الثقلین رضی اللہ عنہ ''فتوح الغیب شریف'' میں فرماتے ہیں کہ ''**کن مع اللہ بلا خلق**'' اللہ کے ساتھ رہو تو کوئی بھی مخلوق ساتھ نہ لگی ہو۔ ''**کن مع الخلق بلا نفس**'' مخلوق کے ساتھ

رہو تو نفس شامل نہ ہو۔[1] یہ ارشادِ اقدس تصوف کی جان ہے اور اسی خوبی کو پیدا کرنا مرشد کامل کا کام ہے" فتوح الغیب شریف میں قرآنی اور حدیثی تصوف و احسان کا بیان ہے۔ فتوح الغیب کے کئی ترجمے شائع ہو چکے ہیں مگر سب سے محتاط اور بہترین ترجمہ حضور شیخ الاسلام علامہ حکیم سید سکندر شاہ جہانگیری رحمۃ اللہ علیہ کا ہے م ۸ ۱۳۷ھ / ۱۹۵۹ء جو حضور دادا میاں رحمۃ اللہ علیہ کے بہت ہی محبوب پیر بھائی ہیں۔ آپ ہی نے "سیرت فخر العارفین شریف" لکھ کر پورے جہانگیریوں پر وہ احسان و کرم فرمایا ہے کہ جس کا جواب نہیں آپ کے بکثرت خلفاء اور مریدین ہیں۔ آپ کے متعدد مریدین بنارس میں تھے جو وفات پا گئے۔ کئی ایک آج بھی بحیات ہیں۔

ابدال زمانہ اور مستجاب الدعوات ہیں: "مستجاب الدعوات" کا معنی ہے کہ جس کی زبان سے نکلی ہوئی دعا بارگاہِ الٰہی میں بہت جلد قبول ہو جاتی ہے۔ صف اولیاء میں بہت ہی اونچے مرتبہ، سراپا خیر و برکت، مستجاب الدعوات بزرگوں کو "ابدال" کہتے ہیں۔ حدیثوں میں ابدال کے بکثرت فضائل و مراتب بیان کیے گئے ہیں۔ یہاں صرف چند اوصاف ذکر کیے جا رہے ہیں۔

(۱) مستجاب الدعوات ہوتے ہیں۔ (۲) بہت ہی سخی، زندہ دل ہوتے ہیں۔ (۳) سب کا بھلا چاہتے ہیں۔ (۴) دل اور زبان ایک ہوتی ہے۔ (۵) ان کی برکت سے بلائیں ٹلتی ہیں۔ (۶) ان کے وسیلہ سے بارش ہوتی ہے۔ (۷) ان سے زمین کا نظام قائم ہے۔ (۸) ان کا سینہ کینہ سے پاک ہوتا ہے۔ ان اوصاف بالا کی روشنی میں حضرت راحت حسن میاں کی صاف، شفاف، ستھری، نکھری سیرت کا مطالعہ کرنے کے بعد حقیقت شناس اہل دل نے صاف اعلان کر دیا اور یہ اعلان ہر طرف پھیل گیا کہ حضرت راحت پاک ابدال زمانہ اور مستجاب الدعوات بزرگ ہیں۔ آپ نے اپنی زبان سے جو فرما دیا وہ ہو کر رہا۔

اہلیہ مبارکہ: آپ ہی کی درگاہ عالی کے جوار قدس میں مدفون ہیں م ۱۹۹۵ء، آپ

---

[1] اسی حقیقت کو "تصوف" کی اصطلاح میں عروج، نزول کہتے ہیں۔ مخلوق سے کٹ کر صرف اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ ہے تو اسی کو عروج، سیر الی اللہ، سیر فی اللہ اور سیر جبروت کہتے ہیں۔ اور اگر تبلیغ و ارشاد کے لیے مخلوق کی جانب متوجہ ہوتا ہے تو اسی کو نزول، سیر من اللہ اور سیر مع اللہ کہتے ہیں۔

نہایت پاکباز۔ ولیہ، عارفہ۔ عرس اور تمام امور میں بہت ہی سلیقہ شعار منتظمہ۔ مریدین کی دیکھ بھال میں بے حد فراخ دل اور کوشاں مریدین کی دلجوئی، محبت، دکھ، درد میں خیر گیری۔ ہر ممکن طور پر مدد کرنا اس گھرانہ کی پرانی ریت رہی ہے اور یہ وراثت روایت آج بھی قائم ہے۔ دعا ہے کہ اسی طرح ہمیشہ قائم رہے۔ آمین!

صاحبزادگان: صاحبزادگان تین ہیں۔ (۱) سب سے بڑے صاحبزادہ حضور سیدی، مرشدی، آقائے نعمت، مخدوم المشائخ، محبوب مصطفیٰ، سند الاولیاء خواجہ الحاج محمد فصاحت حسن شاہ راحتی قدس سرہٗ ہیں۔ (۲) مخدوم گرامی قبلہ مصباح حسن میاں۔ (۳) مخدوم گرامی قبلہ فرحت حسن میاں۔

صاحبزادیاں: صاحبزادیاں دو ہیں۔ (۱) مخدومہ نعیمہ خاتون (۲) مخدومہ فہیمہ خاتون۔

سجادہ نشین: آپ کے سب سے بڑے صاحبزادہ حضور سندالاولیاء قدس سرہٗ ہیں۔ مریدین اور خلفاء کی تعداد تو کم مگر اہم اور بہت ہی اہم۔ سب عشق و مستی میں سرشار، سب راحتی رنگ میں سدابہار۔ سب سلوک و تصوف سے بافیض، بامراد، سب راحتی فیکٹری کے شاہکار سب پر پیر و مرشد کی چھاپ، صوفیوں کی بھیڑ میں آسانی سے پہچان لیے جائیں کہ یہ ہیں راحتی گوہر شاداب۔

تاریخ ولادت، تاریخ وفات: تاریخ ولادت ۲۶ ؍محرم الحرام ۱۳۴۳ھ مطابق ۲۸ ؍اگست ۱۹۲۴ء بروز اتوار اور تاریخ وفات ۴ ؍ذی قعدہ ۱۳۹۵ھ مطابق ۹ ؍نومبر ۱۹۷۵ء بروز اتوار بمقام بھینسوڑی شریف ہے۔

نماز جنازہ: آپ ہی کے خاندان عالی کے مقتدر، بزرگ، بھینسوڑی شریف کی جامع مسجد کے پیش امام مولانا نورالحسن صاحب عرف ددا میاں رحمۃ اللہ علیہ نے جنازہ کی نماز پڑھائی ہے۔

عرس مقدس: ہر سال ۲، ۳، ۴، ۵ ؍ذی قعدہ کو بمقام بھینسوڑی شریف بہت ہی ایمانی، پیاری فضا میں عرس مبارک ہوتا ہے۔

روضہ حضور سند الاولیاء خواجہ الحاج محمد فصاحت حسن شاہ رحمۃ اللہ علیہ

حضور سند الاولیاء خواجہ الحاج محمد فصاحت حسن شاہ قدس سرہٗ

نام، القاب، عرفیت: نام پاک ''محمد فصاحت حسن'' القاب مبارکہ ''مخدوم المشائخ، محبوب مصطفیٰ، سند الاولیاء'' عرفیت ''میاں حضور''۔

تاریخ پیدائش: ۲۹؍ذی الحجہ ۱۳۷۴ھ مطابق ۱۹؍اگست ۱۹۵۵ء بروز جمعہ بمقام بھینسوڑی شریف۔

رسم بسم اللہ خوانی: بعمر چار سال چار ماہ ۱۳۷۸ھ بدست والد مخدوم راحت پاک علیہ الرحمۃ۔

تاریخ بیعت: بعمر سولہ سال پہلی شعبان المعظم ۱۳۹۱ھ مطابق ۱۹۷۱ء بعد نماز جمعہ بدرگاہ عنایتی بھینسوڑی شریف۔

تاریخ سجادہ نشینی: ۳؍جمادی الاخریٰ ۱۳۹۵ھ مطابق ۱۷؍جون ۱۹۷۵ء بروز سنیچر بعد نماز ظہر بدرگاہ حضور دادا میاں قدس سرہٗ (لکھنؤ)

تاریخ شادی: ۳۰؍مئی ۱۹۸۲ء بروز اتوار، محلہ قصبہ بہیڑی شاہ گڑھ ضلع بریلی شریف آپ کی سسرال ہے۔ آپ کا سسرالی خاندان ہمیشہ سے افغانی نسل، نہایت ہی کریم النسب، شریف الحسب، سراپا تقویٰ، طہارت، سنی صحیح العقیدہ ہے۔ پیری، مریدی کا تعلق سلسلۂ رضائیہ، عنایتیہ سے ہے صرف یہی نہیں بلکہ شروع ہی سے شادی، بیاہ کا تعلق رشتہ حضور شہنشاہ خواجہ محمد نبی رضا شاہ عرف دادا میاں اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں رضی اللہ عنہما کے پاک صاف خانوادے میں رہا ہے اور آج بھی شادی بیاہ کا یہ مبارک سلسلہ قائم اور جاری ہے۔ یہ دونوں خانوادے نسل کی حفاظت کا بہت ہی خیال رکھتے ہیں اور یہ نہایت ہی اچھا طریقہ ہے۔ قصۂ مختصر یہ کہ ''حضور سند الاولیاء'' کا آبائی

نانہالی سسرالی ہر خانودہ شروع ہی سے بہت ہی پاک صاف شفاف رہا ہے اور آج بھی ہے۔
یہ سب انعامات الٰہی ہیں الطاف نبوی ہیں۔ **ذالک فضل اللہ و رسولہ** صلی اللہ علیہ وسلم۔

تاریخ حج وزیارت مع اہلیہ مبارکہ: ۹ر ذی الحجہ ۱۴۱۷ھ مطابق ۱۷ر اپریل ۱۹۹۷ء بروز جمعرات۔

قرآن کریم اور رحمتوں کی بارش: آپ اپنے والد مخدوم حضور سند السالکین خواجہ محمد راحت حسن شاہ قدس سرہٗ کے بڑے صاحبزادہ بھی مرید اور خلیفۂ اعظم اور سجادہ نشین بھی۔ قرآن مجید کی آیت مبارکہ ''**وکان ابوھما صالحاً**'' سے نہایت ہی صاف، شفاف یہ روشنی ملتی ہے کہ اوپر کی پشتوں میں کسی پشت میں بھی کوئی بزرگ گذرے ہیں تو ان کی نیکی کا فیض نیچی والی نسل کو بخوبی پہنچتا ہے۔ نیز اوپر کے پیران عظام اپنے زیر دامن مریدوں کو میراث مصطفوی سے خوب خوب نوازتے ہیں۔ اس لیے یہ ایک بے غبار اور یقینی حقیقت ہے کہ حضور سند الاولیاء اپنے آبائی، نیز رضائی، عنایتی، راحتی، چار پیر، چودہ خانوادے [1]، تمام پیران سلاسل کی سب نسبتوں کے انوار و برکات، معارف و محاسن سے بے حد مالامال ہیں۔ پھر آپ کی عبادت، ریاضت، تقویٰ، طہارت، حسن سیرت، مجاہدے، مراقبے، شریعت و طریقت کی جامعیت، پاسداری نے مزید در مزید خوبیاں اور جواہر و کمالات پیدا کردئے ہیں۔ آپ کی پاک، صاف، بے داغ زندگی کا مقصود اصلی حضور مالک کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور خوشنودی ہے اور اسی راہ سے رب کریم جل شانہٗ کی رضا اور عرفان مطلوب ہے۔ اسی نور کے سانچہ میں آپ کی کرامت مآب صحیفۂ زندگی کی ادا ادا، گوشہ گوشہ ڈھلا ہے۔

آپ کا رحمتی نام ''محمد فصاحت حسن'' ہے کتنا پیارا اور محبوب نام ہے ''محمد فصاحت حسن''۔ **اللہ اللہ حضور سیدنا عالی مقام امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام** کی فصاحت حضور **سیدنا عالی مقام امام حسین فاتح کربلا علیہ السلام** کی فصاحت ''فصاحت'' کا معنی ہے۔ ہر

---

[1] چودہ خانوادوں کی پوری تشریح کلینڈر شاہ رضا ۲۰۱۱ء کے پہلے ہی صفحہ پر حضور سلطان المرشدین خواجہ عبدالواحد بن زید قدس سرہٗ کے ذکر میں کردی گئی ہے۔

طرح سے صاف ستھرا، حسنی، حسینی ایسی قوی، زود اثر، روح آفریں، ایمان پرور، نور برساتی نسبت ہے کہ جس کا بدل نہیں۔ اسی باب کرم سے ہر نعمت تقسیم ہوتی ہے۔ امامین کریمین علیہما السلام نے اپنے محبوب کو ایسے پیارے، انوکھے انداز سے اپنی رحمتی گود میں لے کر ایسا ابر باراں بنا دیا کہ تھمتا ہی نہیں۔ ایسا سیل رواں کر دیا ہے کہ رکتا ہی نہیں۔ ایسا دریائے کرم بنا دیا ہے کہ معرفت، حقیقت، سلوک و احسان کے پیاسے اس فصاحتی دریائے نعمت سے خوب جی بھر کر سیراب ہو رہے ہیں۔ اس بارگاہ میں محرومی نام کی کوئی چیز ہی نہیں۔ کرم ہی کرم ہے نعمت ہی نعمت ہے۔ جن کو قدرت نے پہچان بخشی ہے بیک زبان بول اٹھے کہ ''سند الاولیاء'' نے ذروں کو کہکشاں فولادوں کو پارس بنا دیا۔ حق ہے کہ اللہ جل شانہٗ نے آپ کو علم لدنّی، فراست ایمانی عطا فرما کر ولایت کا وہ رتبہ بخشا ہے کہ سب کی زبان پر بس یہی رواں ہے کہ ''آپ سند الاولیاء'' ہیں، ولی بھی اور ولیوں کی سند بھی۔ یہ ہے فضل ربانی یہ ہے عطاء نبوی۔ ''سند'' کی مختصر لغوی تشریح حضور سند السالکین کے ذکر اقدس میں گذر چکی ہے۔

حضور سند الاولیاء کے دامن فیض میں چار پیر، چودہ خانوادے، سلاسل تصوف کی تمام نورانی نسبتیں اکٹھا جمع ہوگئی ہیں۔ قادریت اور چشتیت بھی، سہروردیت اور فردوسیت بھی، نقشبندیت اور ابوالعلائیت بھی۔ جہانگیریت اور رضائیت بھی، عنایتیت اور راحتیت بھی۔ آپ جامع ہیں ہر سلسلۂ تصوف کے اسی لیے راقم السطور ابوالحمود محمد مظہری، فصاحتی بس اور صرف اس در کریم کو پوری مضبوطی کے ساتھ پکڑ کر، مطمئن ہوگیا ہے کہ اس در کی فقیری میں سب فقیری ہے۔ پیوند کاری سے محفوظ ہوں۔ یک در محکم را محکم گیر، ایک مضبوط در کو مضبوطی سے تھام لو۔ عافیت اور خیریت اسی میں ہے۔ یہ کیا ہے کہ یہاں سے بھی لے لیں اور وہاں سے بھی لے لیں۔ جب دامن فصاحتی میں کوئی کمی نہیں تو اِدھر اُدھر کیوں جھانکیں تاکیں۔

ہر نعمت اپنے پیر سے: کوئی نعمت بھی کسی بارگاہ سے ملے درحقیقت وہ اپنے پیر ہی

کا فیض ہے۔اسی لیے پیر کو ''آقائے نعمت'' کہتے ہیں اس حقیقت کو بڑی وضاحت کے ساتھ حضور امام، مجدد، شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ نے اپنی کتاب ''اخبار الاخیار'' شریف میں بیان فرمایا ہے۔

حضور سند الاولیاء کا عنفوان شباب: آپ کی عمر مبارک کا بیسواں سال تھا کہ آپ کے دوش اقدس پر ''سجادہ نشینی'' کا سلسلۂ علیہ کی تبلیغ و اشاعت کا بھاری بوجھ بزرگوں کی جانب سے رکھ دیا گیا۔آپ نے اس امانت، وراثت کی پوری پاسبانی کرتے ہوئے اس سلسلہ پاک کو وہ فروغ بخشا کہ اس راہ کے تجربہ کار، پختہ کار، بزرگوار دانتوں تلے انگلی دبا کر بول پڑے کہ اللہ رے تری قدرت کہ اتنا کم وقت اور اتنے بڑے بڑے کام نہایت ہی خوش اسلوبی سے انجام دے دیا۔ملک اور بیرون ملک مریدوں کا ایک جم غفیر، خلفاء کی بھی اچھی خاصی تعداد، مسجدوں، مدرسوں، خانقاہوں کی بھی تعمیر مسلسل۔

محبوب مصطفیٰ: ایک لقب آپ کا ''محبوب مصطفیٰ'' بھی ہے۔یعنی حضور مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے، دلارے۔بخاری شریف، مسلم شریف کی متفق علیہ حدیث پاک ہے جس کا بے لاگ صاف شفاف ترجمہ یہ ہے ''تم لوگوں میں کوئی ایک بھی مومن نہیں یہاں تک کہ میں اس کو اس کے باپ سے، ماں سے، آل اولاد سے، اکٹھا تمام لوگوں سے محبوب ہو جاؤں'' احد کم اور اجمعین دونوں الفاظ پر بھرپور دھیان دو۔اس حدیث اقدس کے پہلے مخاطب حضرات صحابۂ اخیار رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ہیں۔

اول خطاب سیدنا صدیق اکبر سے ہے، سیدنا فاروق اعظم سے ہے، سیدنا عثمان غنی ذوالنورین سے ہے، سیدنا مولائے کائنات علی مرتضیٰ سے ہے، ہر صحابی سے ہے رضی اللہ عنہم۔پھر درجہ بدرجہ قیامت تک تمام مومنین، مومنات سے ہے اور اس کٹھن کسوٹی پر تمام صحابۂ کرام، علماء ربانیین، اولیائے عظام کھرے اور صحیح اترے ہیں۔یہی

حدیث ایمان وہ محورِ نور ہے جس پر ''حضور سند الاولیاء'' کی پوری زندگی آخری سانس تک گردش کرتی رہی ہے۔ جس انعام میں حضور رحمت کونین ﷺ نے اپنے مخصوص خزانہ رحمت سے محبوبیت کی بے مثال نعمت عطافرما کر اپنا محبوب بنالیا۔ اور حق شناس عقیدتمندوں کی زبان وقلم سے کہلوا اور لکھوا دیا ''محبوب مصطفیٰ''۔

حب نبوی آپ کی کتاب زندگی کا سب سے روشن دیباچہ ہے اور اسی نور ومحبت کے سانچہ میں بندگان خدا کو ڈھالنا آپ کی پیری، مریدی کا حاصل ہے اور اس عظیم مقصد میں اللہ جل شانہٗ نے آپ کو خوب خوب کامیابی عطافرمائی ہے۔

مخدوم المشائخ: یہ بھی آپ ہی کا لقب ہے۔ آپ کے القاب تین ہیں (۱) سند الاولیاء (۲) محبوب مصطفیٰ (۳) مخدوم المشائخ۔ مخدوم المشائخ کا ترجمہ ہے کہ جن کی خدمت مشائخ زمانہ کریں۔ حدیث شریف ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ خدمت سے عظمت، سرداری، برتری ملتی ہے۔ حضور مخدوم المشائخ نے حضرات مشائخ عظام کی ایسی مقبول خدمت کی ہے کہ اس صلہ میں رب کریم جل شانہٗ نے آپ کو ''مخدوم المشائخ'' بنادیا۔ مخدوم المشائخ حضرات اولیائے کبار میں نہایت ہی اونچا مرتبہ ہے۔ سند الاولیا، محبوب مصطفیٰ، مخدوم المشائخ یہ تینوں القاب عالیہ آپ کی ذات مبارکہ کے ایسے اٹوٹ القاب ہیں کہ یہ تینوں ایک ساتھ یا الگ الگ بولے یا لکھے جاتے ہیں تو صرف آپ ہی مراد ہوتے ہیں۔ کسی نے کہا یا لکھا ''سند الاولیاء تو آپ ہی مراد ہیں''۔ کسی نے کہا اور لکھا ''محبوب مصطفیٰ'' تو بس آپ ہی مراد ہیں۔ کسی نے کہا یا لکھا ''مخدوم المشائخ'' تو صرف آپ ہی مراد ہیں۔ یہ ہے انعام الٰہی یہ ہے فضل نبوی۔

دستخط اور نسبت ابوترابی: تصوف کا ایک نام فقیری، فروتنی، خاکساری اور فنائے نفس ہے۔ یعنی ''نفس امارہ'' کو جڑ سے اکھاڑ کر ایسا پھینک دو کہ نفسانیت کا وجود ہی نہ ہو۔ حضور سیدنا مولیٰ المسلمین، مشکل کشا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی ایک بہت ہی محبوب کنیت ''ابوتراب'' ہے جو حضور سیدنا وسید الکل سرکار دو جہاں ﷺ کی عطا کردہ ہے۔ ''ابوتراب'' کا ترجمہ یہ ہے ''مٹی کے باپ'' آپ تمام

خاکیوں ترابیوں، صوفیوں کے باپ اور مرشد اکبر ہیں۔ مفسر اعظم حدیث وفقہ اور تصوف کے مسلم الثبوت امام حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ م ۱۲۲۵ھ اپنی بے نظیر کتاب تفسیر مظہری ص ۱۹۹ ج ۴ میں لکھتے ہیں کہ "علی ابو الصوفیة اجمعین"علی اکٹھا تمام صوفیوں کے باپ ہیں۔ آپ کا نام پاک ہی "علی" ہے جس کا معنی ہے بہت بلند، بے حد بلند۔ ذات میں بلند، حسب میں بلند، نسب میں بلند، انسانیت کبریٰ میں بلند، ولایت عظمیٰ میں بلند۔ ہر لحاظ اور ہر طرح سے بلند جن کو آپ سے نسبت ہوگئی وہ بلند۔ آپ کا سلسلۂ مبارکہ بلند۔ تفسیر مظہری ص ۳۸ ج ۵ میں ہے کہ ہم سب لوگ "صوفیہ" کو صوفیہ علیّہ کہتے ہیں کہ درجہ اور مرتبہ کے لحاظ سے بہت بلند ہیں۔ اس لیے کہ ان کو علی سے نسبت اور سند ہے اور علی قطب ولایت ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ علماء ربانین آپ کے سلسلۂ پاک کو "علیّہ" اور اس "سلسلۂ علیّہ" سے وابستہ صوفیہ کو "صوفیہ علیّہ" بولتے لکھتے چلے آرہے ہیں۔ حضور سیدنا امام شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی م ۱۰۵۲ھ قدس سرہٗ تو علیّہ ہی لکھتے ہیں۔ راقم السطور اپنے بزرگوں، اماموں کی اتباع میں "علیّہ" ہی بولتا اور لکھتا ہے۔ یعنی علی کا سلسلہ کرم اللہ وجہہٗ علیہ السلام۔

یہ کیسا اور کتنا بڑا اندھیر ہے کہ حضور غوث پاک کی نسبت سے "قادریہ" حضور خواجہ غریب نواز کی نسبت سے "چشتیہ" اور اسی طرح تمام سلسلے اور جو ہر غوث وخواجہ کے باپ ہیں۔ اکٹھا تمام صوفیوں کے باپ ہیں جن سے تصوف کے سب سلسلے نکلے ہیں۔ ان کے نام سے کوئی سلسلہ نہیں۔ حیرت ہے، تعجب ہے۔

کمترین راقم السطور "ابو المحمود مظہری فصاحتی" اپنے پیروں کے پیر یعنی حضور دادا میاں رحمۃ اللہ علیہ کے پیر و مرشد حضور سیدنا فخر العارفین خواجہ سید شاہ مولانا عبدالحیٔ چاٹگامی رضی اللہ عنہ کی اتباع میں حضرات اہلبیت اطہار علیہم السلام کو "علیہ السلام" بولتا اور لکھتا ہے جس کی پیروی تمام جہانگیریوں، رضائیوں، عنایتیوں، راحتیوں، فصاحتیوں کو کرنی لازم ہے، ورنہ معمولات شیخ سے بغاوت اور انحراف لازم آئے گا۔ سیرت فخر العارفین شریف نہایت ہی مستند کتاب ہے، سلسلۂ جہانگیریہ کی ریڑھ کی ہڈی ہے۔

سیرت فخر العارفین شریف میں جہاں کہیں بھی حضرات اہلبیت اطہار علیہم السلام کے نام پاک آئے ہیں ''علیہ السلام'' لکھا پاؤ گے۔ حضور سیدنا مولانا سید شاہ خواجہ عبدالحئی فخر العارفین چاٹگامی قدس سرہ نے اہلبیت اطہار علیہم السلام کو استقلالاً علیہ السلام بولنے اور لکھنے کے ثبوت میں قرآن وحدیث کی روشنی میں ایک سو سات (۱۰۷) متبحر مقتدر علماء[۱] ربانین کی تحقیقات اور دستخط سے لبریز ایک کتاب ہی لکھ دی ہے جس کا تذکرہ بڑی صراحت کے ساتھ ''سیرت فخر العارفین شریف'' میں کر دیا گیا ہے۔

سلسلۂ بیان یہ ہے کہ حضور سیدنا مولا علی کرم اللہ وجہہ علیہ السلام اپنی بے مثال خوبیوں، بلندیوں کے باوجود یہ فرماتے ہیں کہ ''ما انا الا رَجُلٌ من المسلمین (بخاری شریف ص ۵۱۸ ج ۱) بس میں مسلمانوں میں صرف ایک معمولی آدمی ہوں۔'' رجل کی تنکیر تحقیر نفی واثبات نے بلاغت کلام میں جان ڈال دی ہے۔ یہ ہے خاکساری، یہ ہے ابوترابی۔ اس نعمت کے منبع آپ ہی ہیں۔ آپ ہی سے اس نعمت کے تمام چشمے پھوٹے ہیں۔

اب سطور بالا کی روشنی میں ''حضور سندالاولیاء'' کو دیکھو آپ حسن سیرت میں، جمال صورت میں، صحیح النسل، پاک نسب، عالی حسب، افغانی ہیں۔ لفظ ''خاں'' اس گھرانہ کا خاص نشان ہے۔ امتیازی پہچان ہے، مگر فنائے نفس، خاکساری، عاجزی، نسبت ابوترابی سے لبریز آپ کا دستخط ملاحظہ کرو۔ ''محمد فصاحت حسن عفی عنہ'' لفظ خان کی جگہ عفی عنہ بارگاہ الٰہی میں فروتنی، معانی، کتنا حسین کتنا سادہ، نسبت ابوترابی سے کس قدر مالا مال ہے۔ یہ نورانی دستخط ''محمد فصاحت حسن عفی عنہ'' یہ ہے فصاحتی فقیری یہ ہے نعمت ابوترابی۔ اس نعمت ابوترابی سے سرفراز ہونے کے لیے خود بھی عمل کیا اور اپنے مریدوں سے بھی کرایا۔ اس کو کہتے ہیں درویشی، اس کو کہتے ہیں دریا دلی۔

سجادہ نشین: آپ کے سجادہ نشین آپ کے دل کے ٹکڑا، آنکھوں کی روشنی بڑے

---

[۱] جیسے عالم ربانی علامہ عبدالعلیم آسی غازیپوری قدس سرہ (م ۱۳۳۵ھ مطابق ۱۹۱۷ء) عالم ربانی علامہ سید پیر جماعت علی شاہ محدث علی پوری قدس سرہٗ (م ۱۳۷۰ھ مطابق ۱۹۵۱ء)

صاحبزادہ خواجہ محمد صباحت حسن شاہ فصاحتی'' ہیں۔ جو آپ کے مرید بھی اور خلیفۂ اعظم بھی آپ کو دیکھنے کے بعد حقیقت نے یہ آواز دی آپ اپنے والد مخدوم خواجہ سندالاولیاء کی ہو بہو رخ سے بالکل ٹو کاپی ہیں۔ صورت بھی وہی، سیرت بھی وہی، خو بھی وہی، بو بھی وہی، رنگ بھی وہی، ڈھنگ بھی وہی، گفتار بھی وہی، رفتار بھی وہی اور ادا بھی وہی طرز بھی وہی۔ تبسم بھی وہی، محبت بھی وہی، مریدوں سے پیار بھی وہی، دلجوئی بھی وہی۔ حدیث پاک ہے کہ ''الولدسر لابیہ''یعنی بیٹا اپنے باپ کا مظہر ہوتا ہے۔ اور یہ سراپا سچ ہے کہ اس عظیم البرکت خانوادہ کا ہر صاحب سجادہ اپنے مورث اعلیٰ کی تمام خوبیوں کا جامع اور وارث ہے۔ یہ بہت ہی الطاف ونوازش کا معاملہ ہے کہ آپ اپنے بزرگوں کے خطوط و نقوش پر بڑی ثابت قدمی ودلجمعی کے ساتھ پوری لگن اور دھن سے تن، من سے پورے ملک میں اشاعت سلسلہ کے لیے کام کر رہے ہیں۔ مریدین کی تعداد مسلسل دن بدن بڑھتی ہی جارہی ہے اور حضور دادا میاں رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلۂ مبارکہ برابر پھیلتا ہی جارہا ہے ''اللھم زد فزد.''

یہ آپ کا بہت جلیل الشان مرتبہ ہے کہ آپ رضائی، عنایتی، راحتی، فصاحتی، چار چار درگاہوں کے سجادہ نشین ہیں۔

کرامت: عام ذہن بزرگوں کے حالات میں کرامات کو ضرور تلاش کرتا ہے، اہلسنّت وجماعت کے عقائد کی تمام کتابوں میں نہایت صاف شفاف یہ عبارت ضرور ملتی ہے کہ ''کرامات الاولیاء حق''یعنی اولیائے کرام کی کرامتیں حق ہیں۔ اور یہ تمام اہلسنّت وجماعت کا یقینی عقیدہ ہے کہ محبوبان خدا سے ایسی چیزیں صادر ہوئی ہیں اور ہوتی رہتی ہیں جو سمجھ سے باہر ہیں۔ مثلاً مردوں کو زندہ کر دینا، پیدائشی اندھے کو انکھیارا اور کوڑھی، جذامی کو اچھا کر دینا کم کھانے میں کافی لوگوں کو آسودہ کر دینا، بانجھ کا صاحب اولاد ہو جانا، زمین پر چلنے کی طرح دریا پر چلنا، ہوا میں پرواز کرنا وغیرہ۔ سابقین حضرات انبیائے کرام علیہم السلام کے بزرگ امتیوں سے جو کرامتیں ظاہر ہوئی ہیں درحقیقت یہ سب ان کے انبیائے عظام علیہم السلام کے معجزات ہی کا فیض ہے۔

حضرات صحابۂ اخیار، تابعین ابرار، علماء ربانین، اولیائے صالحین، غوث اعظم، خواجہ غریب نواز اور جمیع بزرگان پاک رضوان اللہ علیہم اجمعین سے جو کرامتیں صادر ہوئی ہیں، یہ سب حضور رسول دو جہاں ﷺ کے معجزات مبارکہ ہی کے فیوض و برکات ہیں۔ بلا شک تمام کرامتیں حق ہیں مگر یہ سب شاخیں اور فرع ہیں۔ تو پھر اصل کرامت کیا ہے؟ ملاحظہ فرمائیں:

بکثرت واقعات ہیں کہ مرید ہونے کے لیے کسی بزرگ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، برسوں رہے، مگر جس چیز کی تلاش تھی وہ نہ پاکر واپس ہونے لگے تو اس بزرگ نے فرمایا کہ "میاں" واپس کیوں جا رہے ہو؟ عرض کیا کہ حضور! آپ کی خدمت میں مدتوں رہا۔ مگر میں نے کوئی کرامت نہیں دیکھی۔ فرمایا اچھا یہ بتاؤ کہ میری زندگی کا کوئی لمحہ اتباع نبوی کے خلاف پایا۔ عرض کیا کہ نہیں۔ فرمایا کہ "میاں" اصل کرامت یہی ہے۔ باقی سب شاخیں اور فرع ہیں۔ حضور قطب العارفین، خواجہ محمد نبی رضا شاہ عرف دادا میاں حضور شیخ الاولیاء خواجہ الحاج محمد عنایت حسن شاہ، حضور سند السالکین خواجہ محمد راحت حسن شاہ، حضور سند الاولیاء خواجہ الحاج محمد فصاحت حسن شاہ علیہم الرحمۃ کی بھی اصل کرامت یہی ہے کہ زندگی کا ہر لمحہ، ہر گوشہ اتباع نبوی، رضائے مصطفوی کے نورانی سانچہ میں ڈھلا ہے [1] اور ایسے جن کرامتوں کو عامی لوگ ڈھونڈتے ہیں۔ مثلاً کوڑھی اور جذامی کا اچھا ہو جانا۔ اندھے کا آنکھ والا ہو جانا۔ نہایت کم کھانا ہے اور بے شمار لوگوں کا پیٹ بھر کھا لینا اور پھر بھی کھانا کا بچ جانا کم وقت میں لمبا سفر طے کرا دینا وغیرہ یہ تمام کرامتیں ان چاروں مشائخ عظام سے ظاہر ہوئی ہیں۔ ایک ایک کی تفصیل پوری سند اور ثبوت کے ساتھ انشاء اللہ پھر کسی دوسری فرصت میں پیش کروں گا۔

وصال سند الاولیاء: ۲۸؍ جمادی الاخریٰ ۱۴۲۲ھ مطابق ۱۷؍ ستمبر ۲۰۰۱ء بروز دوشنبہ بعمر چھیالیس سال۔

---

[1] حضرت امام ابو القاسم عبد الکریم قشیری قدس سرہ ۴۶۵ھ لکھتے ہیں "اعلم ان من اجل الکرمات التی تکون للاولیاء دوام التوفیق للطاعات والعصمة من المعاصی والمخالفات" رسالہ قشیریہ ص ۳۵۶۔ یعنی اولیاء عظام کی جلیل الشان کرامت اطاعت کی دائمی توفیق، گناہوں اور شریعت کی مخالفت سے محفوظ رہنا ہے۔

نماز جنازہ: یہ بہت ہی بے مثال، لاجواب نوازش وکرم کا معاملہ ہے کہ میرے پیرو مرشد حضور سند الاولیاء رحمۃ اللہ علیہ اپنی حیات ظاہرہ میں مجھ راقم السطور۔ ابوالمحمود محمد مظہری فصاحتی سے نماز پڑھواتے رہے اور خود پڑھتے رہے۔ اپنے جنازہ کی نماز بھی پڑھوائی۔ اس بے غبار حقیقت میں کوئی شک نہیں کہ مجھ مظہری فصاحتی پر ہمیشہ ہر رخ سے، ہر طرح سے مخصوص، ممتاز، منفرد، ترجیحی فصاحتی نظر رہی ہے، جس کا حق شکریہ نسلاً بعد نسلٍ قیامت تک ادا نہیں ہوسکتا ہے۔

عرس سراپا قدس: ہر سال آپ کا عرس مبارک ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹؍ جمادی الاخریٰ کو قبلہ محمد صباحت حسن شاہ کی سجادہ نشینی میں بمقام بھینسوڑی شریف ضلع رام پور (یو. پی.) بہت ہی رحمت برستی فضا میں ہوتا ہے۔ بکثرت مریدین، معتقدین، علماء، مشائخ، پیران عظام کی آمد آمد سے بڑا ہی پرکیف ماحول ہو جاتا ہے۔ پورا قصبہ بھینسوڑی شریف نعمت ونور میں ڈوب جاتا ہے۔ ہر طرف خوش حالی، ہریالی چھا جاتی ہے اور سب فصاحتی فیوض و برکات سے خوب خوب سیراب ہو جاتے ہیں۔ دعا ہے کہ پروردگار اہمیشہ میرے پیرومرشد کے آستانہ سے اور تمام پیران کرام کی درگاہوں سے تری لازوال رحمتوں، نعمتوں کے دھارے بہتے رہیں اور ہم جمیع وابستگان خوب جی بھر کر نہاتے رہیں۔ آمین! بجاہِ حبیبہ الکریم ﷺ۔

کتبہ ابوالمحمود محمد مظہری فصاحتی

ابن عارف ربانی حضرت مولانا الحاج محمد سجاد قدس سرہٗ

مولانا منزل جے ۲/۱۲، اودھو پورہ، بنارس

۲۳؍ رمضان المبارک ۱۴۳۱ھ مطابق ۳؍ ستمبر ۲۰۱۰ء

بروز جمعہ مبارکہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّم عَلٰی مَنْ ھُوَ عَلِیٌّ فِی دَرجَاتِہٖ حَسَنٌ فِی صِفَاتِہٖ شَھِیدٌ فِی تَجَلِّیَاتِہٖ زَینُ العَابِدِینَ بِعِبَادَاتِہٖ بَاقِرُ عُلومِ الْاَوَّلِینَ وَالآخِرِینَ بِمَعْلُومَاتِہٖ صَادِقٌ فِی اَقوَالِہٖ کَاظِمٌ فِی جَمِیعِ اَحْوَالِہٖ مُتَمَکِّنٌ فِی مَقَامِ الرِّضَا جَوَّادٌ کَفُّہٗ عِندَ العَطَاءِ ھَادِیٌ اِلٰی سَبِیلِ النِّجَاہ عَسکَرِیٌّ مَعَ الغُزَاہْ مَھدِیٌّ اِلٰی طَرِیقِ الیَقِینِ صَلٰوَاتُ اللہِ وَسَلَامُہ عَلَیہِ وَعَلَیھِمُ اَجْمَعِینَ۔

یہ درود پاک نہایت باعث خیر و برکت اور دافع البلّیات ہے جو خوش نصیب اس کا ورد کرلے ہر طرح سے حفظ و امان میں رہے دکان مکان میں آویزاں کردیا جائے تو وہ ہر آفت، بلا سے محفوظ رہے اور خوب نفع ہو۔

اس درود اقدس میں بارہ جگہ حضور رحمت کونین ﷺ کے صفاتی نام پاک ہیں اور یہی اہل بیت اطہار کے بارہ اماموں کے بھی نام عالی ہیں بیک وقت بیک قلم دو دو نور دو دو نعمتیں اہل بیت اطہار کے بارہ اماموں کا یہ شجرہ طیبہ ہے۔ حضور سیدنا عالی مقام امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام اور حضور سیدنا امام حسین علیہ السلام سے لے کر حضور سیدنا امام مہدی علیہ السلام تک حضور سیدہ عالم افضل النساء فاطمہ زہرا علیہا السلام کی مقدس اولاد ہیں ان کی شان پاک میں حضور سرکار دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ یہ میرے خمیر سے پیدا کیے گئے ہیں ان کا اور میرا خمیر ایک ہے۔

حدیث شریف یہ ہے "خُلِقُوا مِنْ طِینَتِی" (کنز العمال ص ۲۱۶ ج ٦)

مؤلف کی چند کتابیں

۱ اللآلی فی شرح البیضاوی:

حضرت قاضی بیضاوی علیہ الرحمۃ کی تفسیر کردہ سورۂ فاتحہ کی شرح۔

۲ بخاری شریف کی آخری حدیث پاک کی شرح

۳ سندالاولیاء:

اس کتاب کے مستند ہونے کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ خود حضور سندالاولیاء علیہ الرحمۃ نے اس کتاب کے مفید، مقبول ہونے کی سند دے دی ہے۔

۴ صدیقانِ طریقت:

پیر بھائیوں کی فضیلت، ضرورت قرآن وحدیث کی روشنی میں

۵ اصطلاحات صوفیہ عظام:

صوفیہ کرام کے مخصوص، اصطلاحی الفاظ کی تشریح

۶ مشائخ سبع سلاسل شریف

سات سلسلوں کی تشریح میں ایک سو سے زائد سلسلوں کا بیان

شجرۂ طیبہ سلسلۂ علیّہ قادریہ، چشتیہ، نقشبندیہ، سہروردیہ، ابوالعلائیہ، رضائیہ، عنایتی، راحتی، فصاحتی، صباحتی

درود شریف، الحمد شریف (ایک مرتبہ)

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

کلمۂ شہادت (ایک مرتبہ)

۱ مظہر العجائب سیدنا علی کرم اللہ وجہہ

۲ سیدنا حضرت امام حسین علیہ السلام

۳ سیدنا حضرت امام زین العابدین علیہ السلام

۴ حضرت امام باقر علیہ السلام

۵ سیدنا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام

۶ سیدنا حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام

۷ سیدنا امام علی بن موسیٰ رضا علیہ السلام

۸ حضرت شیخ معروف کرخی قدس اللہ سرہٗ العزیز

۹ حضرت سری سقطی قدس اللہ سرہ العزیز

۱۰ سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی قدس اللہ سرہ العزیز

۱۱ حضرت شیخ ابوبکر شبلی قدس اللہ سرہ العزیز

۱۲ حضرت شیخ رحیم الدین عیاض قدس اللہ سرہ العزیز

۱۳ حضرت شیخ عبدالعزیز یمنی قدس اللہ سرہ العزیز

۱۴ حضرت ابویوسف طرطوسی قدس اللہ سرہ العزیز

۱۵ حضرت ابوالحسن علی الہنکاری الغزنوی قدس اللہ سرہ العزیز

۱۶ حضرت ابوسعید مبارک مخرمی قدس اللہ سرہ العزیز

۱۷ حضرت غوث الثقلین محبوب سبحانی قطب ربانی سید محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی قدس اللہ سرہ العزیز

۱۸ شیخ الشیوخ شیخ شہاب الدین قدس اللہ سرہ العزیز

۱۹ حضرت سید نظام الدین قدس اللہ سرہ العزیز

۲۰ حضرت میر سید مبارک غزنوی قدس اللہ سرہ العزیز

۲۱ حضرت شاہ نجم الدین قلندر قدس اللہ سرہ العزیز

۲۲ حضرت شاہ قطب الدین بینائے دل قدس اللہ سرہ العزیز

۲۳ حضرت میر سید فضل اللہ عرف سید گسائیں قدس اللہ سرہ العزیز

۲۴ حضرت میر سید محمود قدس اللہ سرہ العزیز

۲۵ حضرت میر سید نصیر الدین قدس اللہ سرہ العزیز

۲۶ حضرت میر سید تقی الدین عرف میر تقی درویش قدس اللہ سرہ العزیز

۲۷ حضرت میر سید نظام الدین قدس اللہ سرہ العزیز

۲۸ حضرت میر سید اہل اللہ قدس اللہ سرہ العزیز

۲۹ حضرت میر سید جعفر دیوان قدس اللہ سرہ العزیز

۳۰ حضرت میر سید خلیل الدین قدس اللہ سرہ العزیز

۳۱ امام العارفین سلطان الواصلین حضرت شاہ منعم پاک باز قدس اللہ سرہ العزیز

۳۲ حضرت مولانا شاہ حسن قدس اللہ سرہ العزیز

۳۳ سلطان المعرفت حضرت مخدوم شاہ حسن دوست الملقب شاہ فرحت اللہ قدس اللہ سرہ العزیز

۳۴ عاشق رسول الثقلین مقبول کونین وسیلتنا فی الدارین حضرت شاہ مظہر حسین قدس اللہ سرہ العزیز

۳۵ امام الموحدین محبوب ربانی حضرت شاہ محمد مہدی الفاروقی القادری قدس اللہ سرہ العزیز

۳۶ قطب العارفین سلطان الواصلین وارث علوم مرتضوی حضرت شاہ امداد علی قدس اللہ سرہ العزیز

۳۷ سلطان العارفین والعاشقین الفانی فی الذات سبحانی حضرت شاہ مخلص الرحمٰن قدس اللہ سرہ العزیز

۳۸ فخر العارفین شیخ الکاملین سیدنا حضرت عبدالحیٔ قدس اللہ سرہ العزیز

۳۹ شیخ الواصلین فخر الکاملین تاجدار کشور معرفت سلطان العاشقین حضرت محمد نبی رضا شاہ قدس اللہ سرہ العزیز

۴۰ صدق الصادقین زبدۃ العارفین محبوب حق حضرت محمد عنایت حسن شاہ قدس اللہ سرہ العزیز

۴۱ شمس العارفین راحت العاشقین ہادیٔ دین مصطفٰی سرتاج اولیا حضرت محمد راحت حسن شاہ قدس اللہ سرہ العزیز

۴۲ مخدوم المشائخ محبوب مصطفٰے سند الاولیا الحاج محمد فصاحت حسن شاہ قدس اللہ سرہ العزیز

۴۳ محبوب قلب عارفاں نعمت بحر ولایت حضرت خواجہ محمد صباحت حسن شاہ فصاحتی سجادہ نشین طال اللہ حیاتہٗ

سجادہ نشین آستانہ خواجہ محمد نبی رضا شاہ المعروف دادا میاں لکھنؤ وسند الاولیا الحاج خواجہ محمد فصاحت حسن شاہ وخواجہ الحاج محمد راحت حسن شاہ وخواجہ الحاج محمد عنایت حسن شاہ بھینسوڑی شریف، رامپور